احکام القرآن کی اہمیت واقسام کا تحقیقی مطالعہ

An analytical study of Ahkam-ul-Quran, its importance and kinds.

عمر سلیم (پی ایچ-ڈی سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجنس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ)

ڈاکٹر محمد ریاض خان (اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک اینڈ ریلیجنس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ)

Abstract

Holy Quran the last revealed book from Almighty Allah a complete code of conduct and primary source of Islamic Law, from the time of its revelation it has been a miraculous scripture. Every time when a researcher and a reader take its verses and its subjects into close consideration he finds new miracles and hidden perception. All commandments of the Holy Quran are totally beneficial for the mankind. Holy Prophet (PBUH) was the first interpreter of this holy book and after his departure his companions took this holy responsibility and afterwards jurists of the ummah stood with this noble task. . Similarly, the jurists also adopted different methodologies for Ahkam-ul-Quran as they have different school of thoughts within the continent so every school adopted a special methodology which clearly reflects its religion. They have taken different verses of Holy Quran as an evident on their particular thought and school.

In this research paper importance of Ahkam-ul-Quran and its different kinds has been explained.

Keywords: Holy Quran, revelation, Ahkam-ul-Quran, Prophet, Noble, Importance.

تمہید

قرآن مجید کو اللہ تعالی نے انسانیت کی دینی واخروی فلاح وہدایت کے لئے اپنے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا، اور آپ کو اپنے آخری پیغام "قرآن" کا شارح بنا کر مبعوث فرمایا، آپ نے قرآن پاک کی وہی تشریح فرمائی جو مقصود ومطلوب شریعت تھی اور اللہ تعالی نے اس شرح کی اس طرح تصدیق فرمائی:

''وَ مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوْحَىٰ''[1]

ترجمہ: اور وہ اپنی خواہش سے کلام نہیں فرماتے۔ نہیں ہوتا ان کا فرمانا مگر وحی جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے[2]۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد یہ ذمہ داری اپنے خلفاء کو تفویض فرمائی اور فرمایا:

"فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِيِّينَ الرَّاشِدِينَ"[3]

ترجمہ: تم پر میری سنت اور میرے خلفاء کی سنت کی پیروی واجب ہے۔

خلفاء اربعہ کے بعد اس کام کی ذمہ داری کہ حالات وواقعات کے مطابق قرآن پاک کی ہدایات کی روشنی میں امت مسلمہ کی رہنمائی فرمائیں علماء کرام کو تفویض کردی اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ذمہ داری کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:

"إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الأَنْبِيَاءِ"[4]

ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

الحمد للہ ان تمام حضرات نے اپنی ذمہ داری باحسن ادا فرمائی,اسی طرح شارح قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود قرآن کریم کی تشریح کے اصول بیان فرمائے اور خلفاء راشدین نیز علماء امت وائمہ مفسرین نے ان قواعد کی تشریح وتوضیح فرمائی اور ان اصول وقواعد کو مدون فرمایا۔

احکام القرآن کی اہمیت

انسان کی پیدائش دنیا میں اس کی آباد کاری اور پھر زندگی گزارنے کا سلسلہ ،رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ انسان مدنی الطبع ہے،اگر قانون اور شریعت موجود نہ ہوتی تو دنیا فتنہ وفساد کا شکار ہو جاتی جس میں ہر شخص اپنی رائے کے مطابق چلتا، تو دین وشریعت اور قانون کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جس کے احکامات کے مطابق انسان زندگی گزارے اور اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کو اس طرح پیدا کیا کہ اس کی فطرت میں اللہ رب العزت کی طرف میلان ورجحان کرنا ہے اور اللہ پاک نے اپنی مخلوق کو اپنی معرفت اور فطرت پر پیدا کیا اور یہ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ تعالیٰ نے ساری شریعتیں اس بات کے اثبات کے لئے دنیا میں رائج کیں۔

ابن قیم الجوزیہ رحمۃ اللہ علیہ [5] نے شریعت کی اہمیت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"لِأَن غَايَة مَا يقدر فِي عدم التنفس وَالطَّعَام وَالشرَاب موت الْبدن وتعطل الرّوح عَنهُ وَأما مَا يقدر عِنْد عدم الشَّرِيعَة ففساد الرّوح وَالْقلب جملَة وهلاك الأَبدَان

وشتان بَين هَذَا وهلاك الْبدن بِالْمَوْتِ فَلَيْسَ النَّاس قطّ إِلَى شَيْء أحْوج مِنْهُم إِلَى معرفَة مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُول وَالْقِيَام بِهِ والدعوة إِلَيْهِ وَالصَّبْر عَلَيْهِ وَجِهَاد من خرج عَنهُ حَتَّى يرجع إِلَيْهِ وَلَيْسَ للْعَالم صَلَاح بِدُونِ ذَلِك الْبَتَّةَ وَلَا سَبِيل إِلَى الْوُصُول إِلَى السَّعَادَة والفوز الْأَكْبَر إِلَّا بالعبور على هَذَا الْجِسْم"[6]۔

ترجمہ: سانس کی عدم موجودگی بدن کی موت اور روح کے بیکار ہونے کا باعث ہے اور شریعت کی عدم موجودگی روح اور دل کے فساد اور بدن کی ہلاکت کا موجب ہے۔ انسان کسی چیز کا اس قدر محتاج نہیں جتنا اس شریعت کا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے، اس پر عمل پیرا ہونے، اس کی طرف دعوت دینے اور اس پر صبر کرنے کا ہے اور دنیا میں اس کے بغیر اصلاح ہو ہی نہیں سکتی اور سعادت و کامیابی کو اس پُل کے پار کئے بغیر حاصل ہی نہیں کیا جا سکتا۔

انسانی فطرت اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ شرعی احکامات اس پر لاگو کیے جائیں جس پر اس کو ثواب و عتاب ہو[7] پہلے جتنی بھی شریعتیں تھیں وہ ہر دور کی مصلحت و حکمت کے پیش نظر تھیں اور مخصوص قوموں کے لئے تھیں اور آخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شریعت دی گئی تاکہ اس کے ذریعے زمین میں عدل و انصاف قائم ہو اور لوگوں کے معاش و معاد کی بھی اصلاح ہو۔ اور اللہ تعالی کی یہ حکمت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پہلی تمام شریعتوں کے لئے ناسخ ہو اور اس کے بعد کوئی اور شریعت نہ ہو کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری گئی کتاب آخری ہے اس کے بعد نہ کسی کتاب نے آنا ہے اور نہ ہی کسی نبی نے۔ جیسے اس پر شاہد قرآن کی یہ آیت ہے:

"الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا"[8]۔

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بابرکت ارشاد ہے:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:"مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ،إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهُ،فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ: هَلَّا وُضِعَتْ هَذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ"[9]۔

ترجمہ: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایک ایسے شخص کی طرح ہے جس نے عمارت بنائی اور بہت ہی عمدہ وخوبصورت بنائی لیکن ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس عمارت کے گرد گھومتے ہیں اور انہیں وہ اچھی لگتی ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ اینٹ کیوں نہ لگادی گئی ؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایاوہ اینٹ میں ہوں اور میں آخری نبی ہوں۔

انسانی زندگی اسی وقت منظم ہو سکتی ہے جب شرعی احکام کے مطابق ہو، قرآن کریم میں وہ تمام احکامات موجود ہیں جن کی انسان کو ضرورت ہے،اس طرح یہ دستور حیات ہے اور حلال حرام، مباح اور مکروہ ومستحب اور امر ونہی اور ثواب وعتاب کے بارے میں خبر دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا کہ قرآن کو لوگوں کے احوال کی اصلاح کے لئے نازل کیا گیا جیسے اللہ تعالیٰ نے

فرمایا: "هَذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ"[10]۔

ترجمہ: یہ لوگوں کے لئے بیان ہے اور ہدایت اور نصیحت ہے پرہیز گاروں کے لئے۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ يَهْدِي بِهِ اللَّهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهُ سُبُلَ السَّلَامِ وَيُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"[11]۔

ترجمہ: تحقیق اللہ کی طرف سے تمہارے لئے نور اور کتاب مبین آگئی جس کے ذریعے اللہ رہنمائی فرماتے ہیں جس نے اس کی رضامندی کی پیروی کی سلامتی کے راستے کی طرف اور ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے اپنے حکم سے اور سیدھے راستے کی طرف ان کی رہنمائی کرتا ہے۔

اسی طرح اوامر ونواہی پر سورۃ الاعراف کی یہ آیت شاہد ہے:

"يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ"[12]۔

ترجمہ: وہ ان کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور پاکیزہ چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام قرار دیتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں جو مجمل چیزیں بیان کیں ان کی تفصیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سونپی اور اسی طرح جو مبہم تھا اس کا بیان بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سونپا گیا۔ جیسے سورۃ نحل میں آتا ہے:

"وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ"[13]۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف یہ ذکر نازل کیا تا کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کے لئے بیان کریں جو ان کی طرف نازل کیا گیا اور تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ داری علماء کرام کو سونپ دی تا کہ قرآن کے معانی اور اصول کا استنباط کریں اور اجتہاد کے ذریعے معنی مراد کو جان لیں اور اس کے ذریعے عام لوگوں سے ممتاز ہو جائیں اور اجتہاد کی وجہ سے ثواب کے مستحق بھی بن جائیں جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:"يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ"[14]۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ایمان اور علم والوں کو درجات میں بلندی عطا فرماتے ہیں۔

تو کتاب اللہ اصل ہوئی اور سنت نبوی اس کا بیان اور علماء کرام کا استنباط اس کے لئے وضاحت و بیان[15] لہٰذا لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ اس شریعت کے مطابق چلیں تا کہ صحیح معنی میں اللہ کے بندے ہونے کا حق ادا کریں اور حقیقت یہی ہے کہ انسانیت کا شرف صرف اسی صورت میں ہے کہ حاکم اعلیٰ اللہ کو مان کر اس کی بھیجی ہوئی شریعت اور اس کے احکام کی مکمل پیروی اور فرمانبر داری کریں۔

آیات احکام القرآن کا تعارف

آیات احکام کی کئی تعریفات کی گئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

1 آیات الاحکام سے مراد وہ آیات ہیں جن میں شریعت کے احکام بیان کیے جائیں اور وہ ان پر دلالت کرتی ہوں چاہے وہ احکامات عقائد سے متعلق ہوں یا اعمال سے یا اخلاق سے[16]۔

2 اور مطلقاً آیات الاحکام سے وہ آیات مراد لی جاتی ہیں جو فقہی احکام کو بیان کریں اور ان پر نص یا استنباط کے طور پر دلالت کرتی ہوں[17]۔

3 آیات الاحکام کی تفسیر یا تفسیر فقہی سے مراد وہ تفسیر ہے جس میں فقہی احکام کی تفسیر بیان کی جائے یا اس میں ان پر اشارہ پایا جائے، چاہے وہ احکام مختصر ہوں یا تفصیلا بیان کئے جائیں[18]۔

احکام القرآن کی اقسام

علماء کے نزدیک قرآن میں جو احکام بیان ہوئے ہیں اس میں کئی اقوال ہیں:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ[19] کے نزدیک قرآن کریم توحید، تذکیر اوراحکام پر مشتمل ہے[20]۔ علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ[21] کے نزدیک قرآن کے مضامین وعدہ، وعید، امر ونہی اوراللہ رب العزت کی ثناء پر مشتمل ہیں[22]۔ امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ[23] نے "ارشاد الثقات" میں لکھا ہے کہ قرآن مجید توحید، معاداور رسالت کے اثبات کے مباحث پر مشتمل ہے[24]۔ امام بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ[25] کے نزدیک قرآن مجید عقائد، احکام اور قصص کا مجموعہ ہے[26]۔امام مراغی رحمۃ اللہ علیہ[27] فرماتے ہیں کہ احکام القرآن ثناء باری تعالیٰ، وعد وعید، عبادات اوراوامر ونواہی کے امثال پر مشتمل ہے[28]۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ[29] کے نزدیک قرآن مجید کے مضامین علم الاحکام، علم المخاصمہ، علم تذکیر بآلاء اللہ، علم تذکیر بایام اللہ اور علم التذکیر بالموت اورآخرت کے امور پر مشتمل ہے۔

مفسرین اور علمائے کرام کے درجہ بالا اعدادوشمار کے مطابق اگر یوں کہاجائے کہ قرآن کریم کے احکامات کی قسمیں درجہ ذیل ہیں تو زیادہ مناسب ہو گا:

1 اعتقادی احکام

یہ وہ احکامات ہیں جن کا تعلق مکلف کے عقیدے سے ہے جیسے اللہ پاک اس کی صفات، فرشتوں، کتابوں، رسولوں، آخرت کے دن پر ایمان لانا اور یہ وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر شریعت کے باقی عقائد اور ان احکامات کا تعلق ہے جو قرآن میں وارد ہوئے ہیں[30] اور یہی ایک صحیح زندگی کی بنیاد ہے اور اس عقیدے کا گہرا اثر معاشرے پر بھی مرتب ہوتا ہے کیونکہ اس کے ذریعے معاشرے میں ٹھہراؤ اور امن وامان قائم ہوتا ہے۔

2 اخلاق سے متعلق احکام

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ"[31]۔

ترجمہ: بے شک اللہ عدل واحسان اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتے ہیں اور بے حیائی، برائی اور سرکشی سے روکتے ہیں تمہیں نصیحت کرتے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

اخلاق کے ذریعے ہی اجتماعی تعلقات اور روابط مضبوط ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انسانیت جڑ کر رہ سکتی ہے[32] کیونکہ اللہ رب العزت نے تمام مخلوق کو ایک ہی مقصد کے لئے پیدا فرمایا ہے ایک ماں باپ سے پیدا فرمایا تاکہ آپس میں محبت کے ساتھ رہیں لیکن اگر اخلاق موجود نہ ہوں تو نفرتیں، حسد اور کینہ ہی جنم لیتا ہے[33]۔

3 احکام کونیہ

قرآن کریم میں بہت سی آیات احکام کونیہ پر مشتمل ہیں جو علمی معنی پر دلالت کرتی ہیں۔ قرآن میں ان کا ذکر اس لئے آیا ہے تاکہ اللہ رب العزت پر ایمان مضبوط ہو جائے اور دلوں میں عقیدہ پختہ ہو جائے اور انسان اس بات کو سوچے کہ اللہ رب العزت سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اس کے احاطہ علم سے باہر نہیں اور یہ کہ اس کائنات کو اللہ نے اس لئے پیدا کیا کہ انسان اس سے فائدہ اٹھائے اور اللہ پر اس کا ایمان مزید مضبوط ہو جائے جیسے اللہ پاک نے فرمایا:

"إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ"[34]۔

ترجمہ: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آنے جانے میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے ہو کر اور بیٹھے ہوئے اور اپنی کروٹوں پر یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں اور کہتے ہیں اے ہمارے رب آپ نے یہ سب باطل پیدا نہیں فرمایا آپ پاک ہیں ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیں[35]۔

4 عبرت آموز احکامات

یہ احکامات ان آیات سے لئے جاتے ہیں جن میں سابقہ امتوں کے جو اسلام سے قبل تھیں واقعات بیان کئے گئے ہیں اور اس میں حکمت بھی یہی ہے کہ انسان عبرت حاصل کرے کہ پہلی امتوں نے کیا کیا اور پھر ان کو کیا بدلہ ملا اور پھر اپنے حال پر غور کرے جیسے اللہ نے فرمایا:"وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ"[36]۔

ترجمہ: اور نصیحت کریں بے شک نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دے گی۔

5 عمل سے متعلق احکامات

شریعت کی اصل بنیاد قرآن کریم ہے ۔ قرآن میں مختلف احکامات بیان ہوئے ہیں جو انسانی ضروریات کے مطابق ہیں تا کہ انسان کا تعلق اس کے خالق سے جڑ جائے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَى وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى"[37]۔

ترجمہ: پس جس نے میری ہدایت کی پیروی کی نہ وہ گمراہ ہو گا نہ ہی بد بخت اور جس نے میری یاد سے اعراض کیا اس کے لئے تنگی والی زندگی ہو گی اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے[38]۔

عملی احکامات کی اقسام

1 احکام العبادات

یہ وہ فرائض ہیں جن کا قرآن کریم میں حکم ہے جیسے نماز، زکوۃ، حج اور روزے کا حکم، لیکن ان احکامات کا ذکر قرآن میں مجمل ہے ، قرآن میں نماز کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے اوقات کا تفصیلی ذکر نہیں ہے اور نہ ہی ارکان نماز کا ذکر قرآن میں ہے۔اسی طرح حج، زکوۃ، روزے کا مجمل ذکر تو قرآن میں ہے لیکن اس کی تفصیلات سنت نبوی میں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"صَلُّواكَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي"[39]۔

ترجمہ: اسی طرح نماز پڑھو جیسے مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"خُذُوْاعَنِّیْ مَنَاسِکَکُمْ"[40]۔

ترجمہ: مجھ سے طریقے سیکھو "حج کے" گویا قرآن کریم اور سنت نبوی ان احکامات کے بیان میں ساتھ ساتھ ہیں۔

2 احکام الاسرۃ (عائلی احکامات)

ان احکامات کو قرآن کریم نے خاندان کے ایک فرد کے اعتبار سے بیان فرمائے ہیں، ولادت سے وفات تک اور دیگر احکامات اتنے مفصل بیان نہیں ہوئے جتنے یہ احکامات بیان ہوئے ہیں کیونکہ ان کا تعلق معاشرے کی اصلاح سے ہے اور کیونکہ خاندان معاشرے کو تشکیل دیتے ہیں اگر یہ مضبوط ہوں گے تو نتیجتاً معاشرہ بھی مضبوط ہوگا اور اگر اس کے برعکس ہوا تو معاشرہ بھی کمزور ہوگا۔ قرآن کریم میں انسان کے جو حقوق و فرائض میں سے ہیں وہ بیان کئے گئے ہیں جیسے رضاعت، پرورش، ولایت، تربیت، تعلیم، نکاح، طلاق، وصیت اور دیگر احکامات[41]۔

3 مالی معاملات کے احکامات

یہ وہ احکامات ہیں جو ملکیت کے حصول کے لئے شرعی اسباب کی رعایت کے وجوب کو بیان کرتے ہیں اور اسی طرح ان اصولوں اور قواعد کے اختیار کرنے کو بیان کرتے ہیں جن کے ذریعے حقوق ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتے ہیں تاکہ حقوق میں کوئی افراط و تفریط نہ رہے۔ اس سلسلے میں قرآن کریم نے صرف وہ بنیادیں اور عناصر بیان کئے ہیں جو وقت کے بدلنے سے نہیں بدلتے جیسے لین دین کے عقد میں دونوں فریقین کی رضامندی، جیسے اللہ کا یہ فرمان ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا"[42]۔

ترجمہ: اے ایمان والو آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقے سے نہ کھاؤ مگر یہ کہ تجارت کے ذریعے سے ہو جو تمہارے درمیان رضامندی سے ہو۔

اسی طرح نیکی کے کاموں کے لئے وصیت کرنا، جیسے اللہ کا فرمان ہے:

"وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً فَإِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ نَفْسًا فَكُلُوهُ هَنِيئًا مَرِيئًا"[43]۔

ترجمہ: اور عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے دو پس اگر وہ خوشی سے کچھ معاف کر دیں تو اس کو خوشی خوشی کھالو۔

اسی طرح معاہدوں اور آپس میں طے شدہ معاملات کو پورا کرنے کا حکم ہے جیسے اللہ پاک کا یہ ارشاد:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ"[44]۔

ترجمہ: اے ایمان والو! معاہدوں کو پورا کرو۔

اور جھگڑوں سے بچنے کے لئے معاہدوں کی توثیق کرنا۔

جیسے سورۃ البقرۃ میں اللہ فرماتے ہیں:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ"[45]۔

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم مقررہ مدت تک کسی قرض کی بابت لین دین کرو تو اس کو لکھ لو اور چاہیے کہ تمہارے درمیان کوئی لکھنے والا انصاف سے لکھ لے۔

اور جس کو امانت سونپی جائے وہ امانت ادا کرے اللہ کا فرمان ہے:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا"[46]۔

ترجمہ: بے شک اللہ پاک حکم دیتے ہیں کہ تم امانتوں کو ان کے حقداروں تک پہنچاؤ۔

باقی معاہدوں اور ان کے احکامات اور اقتصادی تعلقات کو انسانی زندگی کے تغیر و تبدل پر چھوڑا گیا ہے لیکن اخلاقی دائرہ کار کے اندر رہ کر[47]۔

اللہ کا فرمان ہے:"وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ"[48]۔

ترجمہ: اور جس نے اللہ کی حدود کی خلاف ورزی کی پس تحقیق اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔

4 دستوری احکامات[49]

قرآن کریم نے دستوری احکامات بالعموم بیان کیے ہیں، ان میں حاکم و محکوم کا تعلق، انتخاب، اہل حل و عقد شامل ہیں اور ان تعلقات کے لئے چار باتوں کا ہونا ضروری قرار دیا ہے:

i ہر معاملے میں مشورہ کرنا، جیسے اللہ نے فرمایا:

"وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ"[50]۔

ترجمہ: اور ان سے معاملے میں مشورہ کریں۔

اسی طرح سورۃ الشوریٰ میں فرمایا:

"وَأَمْرُهُمْ شُورَى بَيْنَهُمْ"[51]۔

ترجمہ: ان کا معاملہ آپس میں مشورہ سے ہوتا ہے۔

ii ہر معاملے میں انصاف کی رعایت رکھنا:

"إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ"[52]۔

ترجمہ: بیشک اللہ تعالی انصاف اور احسان کا حکم دیتے ہیں۔

iii حقوق وواجبات کی ادائیگی میں مساوات کا اہتمام کرنا جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ"[53]۔

ترجمہ: اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مرد و عورت سے پیدا کیا اور تمہارے قبائل بنائے تا کہ ایک دوسرے کو پہچانو بے شک تم میں سے سب سے زیادہ عزت دار زیادہ متقی آدمی ہے بے شک اللہ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔

iv اور جن کو امیر بنایا جائے ان کی اطاعت ضروری ہے لیکن ایسے امور میں جو گناہ و معصیت پر مشتمل نہ ہوں۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ"[54]۔

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور جو تم میں سے امیر بنائے جائیں۔

5 بین الممالک احکامات / ملکوں کے تعلقات پر مبنی احکامات[55]

قرآن کریم نے ملکوں کے باہمی تعلقات کو بھی بیان فرمایا ہے اور اس کی بنیاد اسلام / سلامتی کو قرار دیا ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ"[56]۔

ترجمہ: اے ایمان والو! اسلام / سلامتی میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اور اسی طرح قرآن میں یہ حکم بھی موجود ہے کہ لڑائی صرف اپنے عقیدے کے دفاع، جان ومال، عزت وغیرہ کے تحفظ کے لئے ہو جیسے کہ اللہ نے فرمایا:

"فَمَنِ اعْتَدَى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَى عَلَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ"[57]۔

ترجمہ: پس جو تم پر زیادتی کرے اس پر بھی زیادتی کے بقدر زیادتی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے۔

اور دفاع کی حالت میں ہمیں صلح کی طرف مائل ہونے کا حکم دیا گیا ہے:

"وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ"[58]۔

ترجمہ: اور اگر وہ صلح کی طرف مائل ہوں تو آپ بھی صلح کریں اور اللہ پر بھروسہ کریں بے شک وہ خوب سننے اور جاننے والا ہے۔

6 عام مالی احکامات[59]

اس سے مراد وہ احکامات ہیں جو مالی معاملات سے متعلق ہیں، جو مالداروں اور فقراء کے اور ملک و افراد کے درمیان طے پائیں اور اس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں بیان کیا ہے۔

"آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنْفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُسْتَخْلَفِينَ فِيهِ فَالَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَأَنْفَقُوا لَهُمْ أَجْرٌ كَبِيرٌ"[60]۔

ترجمہ: ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اور خرچ کرو اس میں سے جس پر اللہ نے تمہیں جانشین بنایا اور وہ لوگ جو ایمان لائے تم میں سے اور خرچ کیا ان کے لئے بڑا اجر ہے۔

7 جرم اور سزا سے متعلق احکامات

اس کی تین قسمیں ہیں:

i حدود سے متعلق جرائم

یہ وہ جرائم ہیں جن پر سزا مصالح ضروریہ کی وجہ سے دی جاتی ہے، بقاء انسانیت کے لئے جرم پر بھی نص موجود ہے اور سزا بھی نص کے ذریعے مقرر ہے اور یہ اللہ کے حقوق ہیں جن میں تخفیف و تشدید قبول نہیں ہوتی جیسے ارتداد کا جرم ہے، اللہ کا ارشاد ہے:

"وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ"[61]۔

ترجمہ: اور جو کوئی اپنے دین کو چھوڑ دے اور کافر ہونے کی حالت میں مر جائے تو ان کے اعمال دنیا و آخرت میں ضائع ہو گئے یہی لوگ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ii قصاص و دیت سے متعلق جرم

یہ ایسے جرائم ہیں جو بقاء انسانیت اور اس کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں یہ حرام ہیں جیسے اللہ کا فرمان:

"وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ"[62]۔

ترجمہ: اور نہ تم قتل کرو اس نفس کو جس کو اللہ نے قتل کرنا حرام قرار دیا مگر حق کے ساتھ۔

اور سزا بھی متعین ہے جیسے اللہ نے میں فرمایا:

"وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا"[63]۔

ترجمہ: کسی مؤمن کے لئے جائز نہیں کہ کسی مؤمن کو قتل کرے مگر غلطی سے اور جس نے کسی مؤمن کو غلطی سے قتل کر دیا تو ایک مؤمن غلام کو آزاد کرے اور اس کے وارثوں کو دیت بھی دے سوائے اس صورت کے کہ وہ معاف کر دیں۔

لیکن قصاص اور دیت کی سزا ملک اور جس کے خلاف جرم کیا گیا یا اس کے وارثوں کے درمیان ایک مشترک حق ہے۔ جیسے اللہ کا یہ فرمان ہے:"وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا"[64]۔

ترجمہ: اور جو مظلوم قتل کیا گیا تو اس کے وارث کے لئے ہم نے غلبہ رکھ دیا۔

اور اب اس کو تین باتوں کا اختیار ہے یا تو قصاص نافذ کرادے یا دیت لے لے یا معاف کر دے۔

iii تعزیر سے متعلق جرائم

اس جرم کی سزا امیر کی صوابدید پر ہے اور یہ شوریٰ والوں کے ساتھ مشورہ کے بعد مقرر کی جاتی ہے، اس کی مختلف قسمیں ہیں:

a ان حدود کے جرائم جن میں شبہ پایا جائے، اگر کسی قسم کا شبہ جرم میں پایا جائے تو پھر سزا امیر کی صوابدید کے مطابق ہو گی جیسے اگر زنا کا جرم چار گواہوں کے ذریعے ثابت نہ ہو یا شوہر و بیوی کے درمیان چوری کا واقعہ ہو جائے یا اصول و فروع کے درمیان یا فقر و حاجت کے وقت تو پھر یہ تعزیرات میں ہو گا۔

b وہ جرم جو ثابت تو نص سے ہیں لیکن اس میں سزا کا تعین امیر کی صوابدید پر ہو جیسے تجسس، غصب، رشوت، ضیافت وغیرہ، اللہ کا فرمان ہے:

"وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا"[65]۔

ترجمہ: اور نہ تم ٹوہ میں لگے رہو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔

c نئے پیش آنے والے معاملات، اس میں شریعت نے امیر کو یہ اجازت دی ہے کہ اہل حل و عقد کے ساتھ مشورہ کے ساتھ ایسے جرم کے مطابق سزا دے جس میں انسانی مصلحت پیش نظر ہو۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید ایسا بحر عمیق ہے کہ جس میں غوطہ زن جتنی مرتبہ غوطہ لگائے گا وہ ہر مرتبہ درنایاب لیکر آئے گا، قرآن مجید ایسے احکامات پر مبنی ہے جو مکمل ضابطہ حیات ہیں، انسانی کامیابی و فلاح کا مدار ہیں۔

یہ قدرت کا وہ کلام ہے جس نے دنیا کے ہر شعبے میں حضرت انسان کی راہنمائی کی، چاہے اس راہنمائی کا تعلق انسان کے ایمان کے ساتھ ہو یا اس کی معاشرت کے ساتھ چاہے معیشت کے ساتھ ہو یا اس کے اخلاقیات کے ساتھ ہو، چاہے بین الاقوامی تعلقات کے ساتھ ہو گویا یہ وہ کتاب ہے جس میں زوجین کے تعلقات سے لیکر دو ممالک یا دو قوموں کے درمیان تک کے تعلقات کا حل پیش کیا ہے۔

قرآن مجید کی جن آیات سے احکام کا استنباط ہوتا ہے ان کو اصطلاح میں آیات احکام کہا جاتا ہے، ان کی اہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ ان کا جاننا مقصود شریعت ہے قرآن کے نزول کا مقصد ہی یہی ہے کہ اس میں نازل کردہ احکامات کو نکال کر عملی زندگی میں ان پر عمل کیا جائے۔ آیات احکام کی تعریف میں علماء کے کئی اقوال ہیں ان اقوال میں سے مشہور اقوال کو ذکر کیا ہے، جیسے آیات احکام سے مراد وہ آیات ہیں جن میں شریعت کے احکام بیان کئے جائیں اور وہ آیات ان احکامات پر دلالت کرتی ہوں چاہے ان احکامات کا تعلق عقائد کے ساتھ ہو یا اعمال سے یا اخلاق وغیرہ سے۔ اسی طرح علماء کرام نے قرآن مجید سے جو احکام مستنبط فرمائے ہیں ان کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے ان میں اعتقاد سے متعلق احکامات، اخلاق سے متعلق احکامات اسی طرح احکام کونیہ، عبرت پر مشتمل احکام اور عمل سے متعلق احکامات شامل ہیں۔

حواشی ومصادر

1 النجم:3،4

2 القرآن الحکیم مع ترجمہ البیان ازمولاناسیداحمدسعیدکاظمی، ضیاءالقرآن پبلی کیشنزلاہور کراچی

3 سنن أبی داود، أبو داود سلیمان بن الأشعث بن إسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو الأزدي السِّجِسْتاني(م: 275ھ)

باب فی لزوم السنة، حدیث نمبر:4607، المکتبة العصریة، صیدابیروت۔قال الشیخ البانی:هذا حدیث صحیح

4 سنن الترمذي، محمد بن عيسى أبو عيسى الترمذي السلمي، دار إحياء التراث العربي بيروت، ج5، ص48

5 ابن قیم: آپ کانام محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد الزُّرعی الدمشقی، ابوعبداللہ، شمس الدین۔ جائے ولادت ووفات دمشق ہے۔69ھ بمطابق 1292ء کو پیدا ہوئے جبکہ سن وفات 751ھ بمطابق 1050ء ہے۔ کبار علماء میں سے ہیں۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے وفادار شاگرد رہے(حسن المحاضرة فی تاریخ مصر والقاهرة، جلال الدین عبد الرحمان بن ابو بکر السیوطی، ج1، ص388، دار احیاء الکتب العربیة۔ عیسی البابی الحلبی، 1387ھ، 1967ء)

6 الجوزية، محمد بن أبي بكر بن قيم، دار السعادة ومنشور ولاية العلم والإرادة، مفتاح دار الكتب العلمية، بيروت، ج2، ص2

7 دهلوي، شاه ولي الله، حجة الله البالغة، دار إحياء العلوم، بيروت لبنا،ن الطبعة الثانية 1413هـ-1992م، ج1، ص106

8 المائدة:3

9 جامع صحيحمسلم، أبو الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري، دار الجيل، بيروت، كتاب الفضائل باب ذكر كونه خاتم النبيين، ج7، ص 64

10 آل عمران:138

11 المائدة:15،16

12 الأعراف:157

13 النحل:44

14 المجادلة:11

15 القرطبي، أبو عبد الله محمد بن أحمد ، الجامع لأحكام القرآن، دار الكتب المصرية القاهرة، الطبعة: الثانية، 1384هـ-1964ء، ج17، ص299

16 الشثرى، ناصر بن عبدالعزيز ،التفريق بين الأصول والفروع، دار المسلم للنشر و التوزيع، ج1، ص196

17 العبيد، علي بن سليمان، تفاسير آيات الأحكام ومناهجها، دار التدمرية رياض، 1431هـ 2010م، ج1، ص25

[18] ایضاً

[19] سیوطی: عبدالرحمن جلال الدین بن ابی بکر محمد کمال الدین سیوط کی طرف منسوب ہیں جس کو اسیوط بھی کہتے ہیں۔ یکم رجب 849ھ میں پیدا ہوئے۔

آپ نے خود فرمایا: مجھے دو لاکھ احادیث یاد ہیں اور اگر مجھے اس سے زیادہ ملتیں، تو ان کو بھی یاد کرتا۔ شاید اس وقت اس سے زیادہ دنیا میں موجود نہیں۔ الاشباہ والنظائر، جلالین، الاتقان فی علوم القرآن سمیت کئی اہم کتابوں کے مصنف ہیں۔ شب جمعہ 19 جمادی الاول 911ھ میں وفات پاگئے(الضوء اللامع لاهل القرن التاسع،شمس الدين ابو الخير محمد بن عبد الرحمن بن محمد السخاوي، ج4،ص65،دار الجبل ،بیروت،1412ھ-1992ء۔شذرات الذهب،عبد الحيى بن احمد بن محمد ابن العماد الحنبلی، ج8،ص51،دار ابن كثير ،دمشق بيروت،1406ھ-1986ء)

[20] سيوطي،أبو الفضل جلال الدين عبد الرحمن أبو بكر،الإتقان في علوم القرآن،دار الكتب العلمية،بيروت، ج2، ص278

[21] آلوسی: عظیم مفسر ، محدث ، فقیہ ، شاعر اور ادیب تھے۔

(پیدائش،1802ء بمطابق 1217 ھ وفات:1854ء بمطابق 1270 ھ) ابو الثناء شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی بغداد میں پیدا ہوئے 1217ھ آپ کی تاریخ پیدائش ہے اپنے زمانے کے امام بنے زندگی کا زیادہ عرصہ تالیف و تدریس میں گذارا۔ مفسر، محدث، ادیب، مجددین سے تھے مشہور عربی تفسیر روح المعانی کے مؤلف ہیں(حلية البشر في تاريخ القرن الثالث عشر،عبد الرزاق بن حسن بن إبراهيم البيطار الميداني الدمشقي ،ج1،ص1453،دار صادر،بيروت،1413ھ - 1993ء)

[22] الآلوسي،شهاب الدين محمود ابن عبد الله الحسيني،روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني،دار الكتب العلمية،بيروت،1415ھ،ج1،ص38

[23] شوکانی: آپ کا نام محمد بن علی بن محمد بن عبد اللہ الشوکانی ہے۔ 1173ھ میں پیدا ہوئے، آپ یمن کے کبار علماء میں سے تھے۔ فقیہ و مجتہد تھے۔

آپ کے مؤلفات کی تعداد 114 بتائی جاتی ہے۔ جن میں مشہور تصنیف "نيل الاوطارمن اسرارمنتقى الأخبار" ہے جو کہ آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے۔ دوسری کتاب آپ کی "البدر الطالع بمحاسن من بعدالقرن السابع" ہے، جو 2 جلدوں کا ہے۔ علاوہ ازیں اتحاف الأكابر، التعقيبات على الموضوعات،

فتح القدیر (تفسیر کی مشہور کتاب) ارشاد الضحول سمیت دیگر کتب آپ نے لکھی ہیں۔1250ھ میں فوت ہوگئے(الاعلام ،خیر الدین بن محمود بن محمد بن علی بن فارس الزرکلی،298/6،دار العلم للملایین۔بیروت ،2002ء)

24 الشوكاني،محمد بن علي إرشاد الثقات إلى اتفاق الشرائع على التوحيد والمعاد والنبوات،دار الكتب العلمية، بيروت،1984م،ج1،ص4

25 عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی:مفسر قرآن عبد اللہ بن عمر بن محمد الشیرازی بیضا میں پیدا ہوئے۔ آپ نے قرآن، حدیث اور فقہ کی تعلیم حاصل کی اور شیراز کے قاضی مقرر ہوئے۔ پھر تبریز میں مقیم ہوگئے اور وہیں انتقال کیا۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کی تفسیر، انوار التنزیل واسرار التاویل ، ہے اسے عموماً تفسیر بیضاوی کہتے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ بڑے پائے کی تفسیر ہے۔ دوسری اہم تصانیف منہاج الوصول فقہ میں ہے اور تیسری نظام التاریخ ہے جس میں آپ نے آدم کے زمانے سے اپنے زمانے تک کے حالات قلم بند کیے تھے اور آپ کی وفات 685ھ کو ہوئی اور اپنے شیخ کے پاس ہی دفن ہوئے (البداية والنهاية، أبوالفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي البصري ثم الدمشقي (م:774ھ) ج13،ص309،دار الفكر،1407ھ-1986ء)

26 البيضاوي،ناصر الدين أبو سعيد عبد الله بن عمر بن محمد، تفسير البيضاوي،دارالفكر، بيروت،1416ھ ، 1996م،ج5،ص549

27 المراغي :احمد بن مصطفی المراغی (1371ھ– 1952ء)، آپ دارلعلوم قاہرہ میں ہی پڑھے اور وہیں پر آپ عربی اور شریعت اسلامی کے استاذ مقرر ہوئے۔

آپ کا شمار بھی مفسرین میں کیا جاتا ہے اور آپ کی تفسیر "تفسیر القرآن" جو کہ تفسیر المراغی کے نام سے مشہور ہے آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے (معجم المفسرين"من صدر الإسلام وحتى العصر الحاضر"عادل نويهض،ج1،ص80،مؤسسة نويهض الثقافية للتأليف والترجمة والنشر،بيروت- لبنان،1409ھ-1988ء)

28 المراغى أحمد مصطفى،تفسير المراغي،شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبي وأولاده،مصر،الطبعة :الأولى1365ھ،1946م،ج1

29 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی،1110ھ میں پیدا ہوئے فقہاء احناف میں سے تھے، حجاز کا سفر 1143 سے 1145تک کیا،اللہ تعالی نے ان

کے اور انکی اولاد اور تلامذہ کے ذریعے پاک وہند میں حدیث و سنت کو زندہ کیا اور اس علاقے میں ان کی کتابون سے بہت زیادہ استفادہ کیا جاتا ہے آپکی مشہور کتابوں میں سے الفوز الکبیر فی اصول التفسیر، فتح الخبیر، حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ ہیں، آپ کی وفات 1179ھ میں ہوئی۔

(معجم المؤلفين، عمر رضا كحالة، ج4،ص292،مؤسسة الرسالة،بيروت،1414هـ-1993ء)

30 الدهلوي،شاه ولي الله،الفوز الكبير،ص11

31 النحل:90

32 الميداني،عبد الرحمن حسن حبنكة، الأخلاق الإسلامية وأُسسها،دار القلم،دمشق، ط:1417،4هـ ،1996م،ج1،ص35

33 الزلمي،مصطفي ابراهيم،حكم أحكام القرآن، نشر احسان للنشر و التو زيع ايران.2014،م1435هـ ،ص27

34 آل عمران:190-191

35 الزرقاني،محمدعبدالعظيم،مناهل العرفان في علوم القرآن،دارالفكرللطباعةوالنشر، بيروت،ط 1996م،ج1،ص257

36 سورة الذاريات:55۔القصص القرآني عرض وقائع وتحليل أحداث،صلاح الخالدي، دارالقلم،دمشق(ط1)1419هـ ،1998م،ج1،ص32

37 سورة طٰهٰ:123-124

38 الزلمي،حكم أحكام القرآن،ص35

39 البخارى،أبو عبد اللهمحمد بن إسماعيل،جامع صحيح بخارى،دار ابن كثير،بيروت ط:1407،3هـ ،1987م،ج5، ص2278،رقم الحديث5662

40 البيهقي،أحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبوبكر ،سنن البيهقي الكبرى،مكتبة دار الباز،مكة المكرمة،1413هـ،1994م،ج5،ص225،رقم الحديث9307۔قال شيخ البانى حديث صحيح

41 الزلمي،مصطفي ابراهيم،أصول الفقه الإسلامي في نسيجه الجديد،دار وائل للنشر و التوزيع،2011،ج1،ص28

42 النساء:29

43 النساء:4

44 المائدة:1

45 البقرة:282

46 النسآء:58

47 خلاف،عبد الوهاب،علم أصول الفقه،مكتبة الدعوة،شباب الأزهر،ص23و حكم أحكام القرآن،الزلمي،ص163

48 الطلاق:1

49 الزلمي،أصول الفقه الإسلامي،ج1،ص3

50 آل عمران:159

51 الشوریٰ:38

52 النحل:90

53 الحجرات:13

54 النسآء:59

55 الزلمي،أصول الفقه الإسلامي،ج1،ص31

56 البقرة:208

57 البقرة:194

58 الأنفال:61

59 خلاف،عبد الوهاب،علم أصول الفقه،ص33

60 الحديد:7

61 البقرة:217

62 الاسرآء:33

63 النساء:92

64 الاسرآء:33

65 الحجرات:12